Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۲۵ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ، ۱۹ احسان ۱۳۶۹ہش، ۱۹ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۳۸

زندہ خدا کی طرف حرکت کرنے والے

"امر واقعہ یہ ہے کہ کائنات کی نشانیوں کو جو جان نہیں رکھتیں، جو کوئی روح نہیں رکھتیں، دیکھنے کے بعد جس خدا کی طرف اشارہ ہوتا ہے وہ ایک فلسفیانہ اشارہ ہوتا ہے۔ صرف (صاحبِ ایمان) ہے جو ان نشانات کو دیکھ کر ایک زندہ خدا کی طرف حرکت کرتا ہے"!

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔ الفضل ۱۷ جون ۱۹۹۰ء صفحہ ۳/۲)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بے شک خدا تعالیٰ قادر ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ خلاف وعدہ کرتا ہے یا ایسے افعال بھی اس سے صادر ہوتے ہیں جو اس کی صفات کاملہ اور اس کی قدوسیت کے خلاف ہوں۔ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے آپ کو قتل کر دے یا کوئی اپنا مثیل پیدا کر لے۔ اسی طرح پر جبکہ وہ عہد کر چکا ہے کہ مُردے واپس اس دنیا میں نہیں آتے تو وہ اس کے خلاف کیونکر کرے؟

قادر سمجھ کر خدا تعالیٰ کے لئے ایسے امور تجویز کر لینا جو اس کی صفاتِ کاملہ کے منافی ہوں اللہ تعالیٰ کی سخت ہتک اور توہین ہے اور اس سے ڈرنا چاہیئے۔ یہ محل ادب ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۱۸)

"یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی ساری چیزوں میں حُسن ہے تو کیا یہ ضروری نہیں کہ اس کے کلام میں بھی حُسن ہو؟ یہ اس کا ایک حُسن ہے۔ اگر قرآن مجید ژولیدہ بیان ہوتا تو اس سے کیا فائدہ ہوتا۔ طبائع کو اس کی طرف توجہ ہی نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں عجیب عجیب قسم کی مخلوق دیکھی جاتی ہے۔ عجائب خانہ میں جا کر بعض جانور اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ گویا وہ ایک خوبصورت چھینٹ ہیں۔ ان ساری باتوں پر نظر کر کے معلوم ہوتا ہے کہ رنگینی خلق خدا تعالیٰ کی عادت ہے۔

یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جانور انڈے خود دیتے ہیں اور اس کے بچے اَور جانور نکالتے ہیں۔ کوئل انڈے خود دیتی ہے اور کوّے کے آشیانہ میں رکھ دیتی ہے۔ پس جس جس قدر کوئی مخلوقاتِ الٰہی کا اور افعال اللہ کا مشاہدہ کرے گا۔ اسی قدر اس کا تعجب بڑھتا جائے گا۔ اسی طرح اس کے اقوال میں لا انتہا اسرار ہوتے ہیں جن کا مشاہدہ افعال اللہ کی خوردبین سے ہو جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲۳)

تمہارا ہر غم خوشی میں تبدیل کر دیا جائے گا

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ہم خدا کے عاجز بندے بھی جس دَور سے گزر رہے ہیں اس میں ہم نے بھی بارہا یہی دیکھا کہ خدا کی راہ میں اگر ایک احمدی نے چند روپے کا نقصان برداشت کیا تو اس کے نتیجے میں اس کو سینکڑوں روپے عطا ہوئے سینکڑوں کا نقصان ہوا تو ہزارہا عطا ہوئے اور ہزاروں کا نقصان برداشت کیا تو لکھوکھہا عطا ہوئے۔ پس جس جماعت کو خدا کی طرف سے یہ ضمانت دی گئی ہو کہ تمہارا ہر غم خوشی میں تبدیل کر دیا جائے گا وہ خدا کی راہ میں کس طرح قدم پیچھے ہٹا سکتی ہے۔ جس جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہو کہ تمہارا ہر خوف اَمن میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ وہ کس طرح کسی خوف کو پیٹھ دکھا کر بھاگ سکتی ہے۔ چنانچہ یہ وہ لوگ ہیں جن میں سے داعی الی اللہ پیدا ہوتے ہیں۔ جو مصائب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ماضی ان کے لئے کیا لے کر آیا تھا۔ لیکن یہ بھی جانتے ہیں کہ ہر ایسے ماضی کے بعد خدا کے فرشتے ان کے لئے کیا لے کر آئے تھے۔ پس وہ گواہ ہوتے ہیں اُن مصائب کے بھی جو ان کو پہنچتے ہیں اور گواہ ہوتے ہیں ان جنتوں کے بھی جو مصائب کے دَور کے بعد ہمیشہ ان کو عطا کی جاتی ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ فروری ۱۹۸۳ء)

○ مکرم امداد الرحمٰن صاحب صدیقی مربی سلسلہ بنگلہ دیش کا بیٹا لطف الرحمٰن بعارضہ کھانسی و پیچش بیمار ہے۔ گھر کے دیگر افراد کی صحت بھی خراب ہے۔

○ مکرم محمد شریف صاحب ولد ماسٹر محمد رفیق صاحب چک ۲۹۵ گ ب بیریاں والا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔

احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

○ جماعتِ احمدیہ پشاور کی ایک نہایت ہی مخلص اور مخیر رکن محترمہ قانتہ بیگم صاحبہ جو میجر جنرل احیاء الدین صاحب اور بیرسٹر ضیاء الدین صاحب سابق سفیر کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں طویل علالت کے بعد ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔

آپ کا تعلق صوبہ سرحد کے معروف علمی و روحانی خاندان "کاکا خیل" سے تھا۔ محترمہ قانتہ بیگم صاحبہ نے تحریکِ پاکستان میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ مسلم لیگ صوبہ سرحد کی نہایت فعّال اور سرگرم رکن تھیں۔ آپ کو حکومتِ پاکستان کی طرف سے ان خدمات کے اعتراف کے طور پر متعدد اسناد اور سرٹیفکیٹس بھی دیئے گئے۔ آپ ایک لمبا عرصہ ریڈیو پاکستان پشاور سے اپنی ہمشیرہ کی رفاقت میں خواتین کے لئے تعلیمی و تربیتی پروگرام بھی کرتی رہیں۔ ۴ فروری ۱۹۹۰ء کو ریڈیو پاکستان پشاور نے اپنی صبح کی نشریات میں آپ کے متعلق ایک تفصیلی تعارفی پروگرام پیش کیا۔ جس میں آپ کی سیاسی، سماجی اور علمی خدمات کا ذکر کیا گیا۔

آپ کو بہت سے ممالک کی سیر کا موقعہ بھی ملا۔ آپ نے اپنے مشاہدات کو ایک سفرنامے کی صورت میں مرتب کیا۔ جو زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ اس سفرنامہ میں قادیان اور اس کے پاکیزہ ماحول کا بھی تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔

آپ کی نمازِ جنازہ میں احباب جماعت احمدیہ پشاور کے علاوہ متعدد معززینِ شہر نے بھی شرکت کی۔ تدفین ان کے آبائی گاؤں سرڈھیری ضلع مردان میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹، احسان ۱۳۶۹ ہش ـــ ۱۹، جون ۱۹۹۰ء

صفائی پسندی

کوڑا کرکٹ بُرا نہ لگے تو گلیوں اور سڑکوں پر تو کیا گھر میں بھی گند پڑا ہو تو گِھن نہیں آتی۔ اور گھر میں صفائی کر کے کسی ایک کونے میں کوڑے کی ڈھیری لگا دی جائے تو یوں لگتا ہے کہ صفائی ہو ہی گئی ہے۔ اب اس سے اور زیادہ کیا کریں۔ یا زیادہ سے زیادہ گھر کی بہت صفائی کا خیال آیا تو کوڑا کرکٹ دروازے میں سے یا دیوار کے اوپر سے گلی میں دے مارا۔ جیسے کچھ دنوں میں بعض جگہوں میں تربوز کے چھلکے پڑے دکھائی دیں گے۔

لیکن اگر کوڑے کرکٹ سے گِھن آتی ہو اور انسان صفائی پسند ہو تو ذرا سی گندگی بھی قابلِ برداشت نہیں ہوتی۔ گندگی کا تو ذکر کیا ہر وہ چیز جو صفائی کے تناظر میں رخنہ پیدا کرے بُری لگتی ہے۔ ہمیں یاد ہے ـ اور آپ کو بھی تو یاد ہوگا ہی ـ کہ ایک دفعہ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ سارا صحن صاف ہو بالکل شیشے کی طرح شفاف اور اس کے درمیاں میں یا کسی کونے میں کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نظر آئے تو وہ نفاست پسندی پہ گراں گزرتا ہے۔ اس کاغذ کے چھوٹے سے ٹکڑے کو اُٹھا دیجے اور پھر صحن پہ نظر ڈالئے تو اس کی صفائی کچھ اور ہی لُطف دیتی ہے۔ یہ ہے حقیقت میں صفائی پسندی۔ کاغذ کا ایک ٹکڑا بھی صاف صحن میں طبیعت پہ گراں گزرتا ہے۔

اس بات کو مدنظر رکھیں تو گھروں میں گند کی ڈھیریاں کیسے نظر آسکتی ہیں۔ اور نہ صرف گھروں میں بلکہ گلیوں میں بھی کوڑا کرکٹ کے آثار کیسے دکھائی دے سکتے ہیں۔ اگر ہم سب تہیّہ کر لیں کہ ہم خود صاف رہیں گے۔ گھروں کو صاف رکھیں گے۔ گلیوں کو صاف رکھیں گے۔ تو ہر جگہ صفائی ہی صفائی نظر آئے گی۔ عام طور پہ ہوتا یہ ہے کہ ہم ایک چھوٹی سی چیز (کاغذ کا ٹکڑا یا کوئی اور چیز) دیکھتے ہیں اور اسے اسی طرح پڑا رہنے دیتے ہیں۔ چھوٹی سی چیز ہی تو ہے۔ اور وہ چیز وہاں پڑی پڑی اس جگہ کا ایک حصّہ لگنے لگتی ہے۔ اور ہم اسے وہاں سے اٹھانے کا اہتمام نہیں کرتے۔

خربوزے کے چھلکے پر سے پھسل جانے والی بات تو عام سُننے میں آتی ہے۔ یہ تو جسمانی پھسلنا ہے لیکن دیگر چھوٹی چھوٹی چیزوں کا غلط جگہ پہ ہونا اور منظر کو ناپسندیدہ بنانا ذہنی پھسلنے والی بات ہے۔ آئیے ہم گھروں اور گلیوں کو صاف رکھیں۔ بڑی ہی نہیں چھوٹی چیزوں کی طرف بھی توجہ دے کر۔

رات کے تیر کب گئے ہیں خطا
کب خدا نے سُنی نہ میری بات
کب نہ میرے سفر میں ساتھ چلا
کب نہ تھامے رہا وہ میرا ہات

ابو الاقبال

ٹوٹا ہے دِل کا آئینہ حسرت نکال کر
ان کرچیوں کو آپ بھی رکھیں سنبھال کر

مَیں پی رہا ہوں زہر کا پیالہ خوشی خوشی
تم رو رہے ہو مجھ پہ بہت کچھ اُچھال کر

دَریا کی تہ سے لَوٹ نہیں پایا ایک شخص
اِک اَور شخص آگیا موتی نکال کر

کل اس کی بات بات پہ باتیں کریں گے لوگ
دیکھیں گے اس کی ذات کو جب وہ کھنگال کر

مَیں دوستوں کی دوست نوازی کا کیا کروں
کرتے ہیں وہ کرم بھی تکلّف میں ڈھال کر

فِطرت کا مجھ سے ہے یہ تقاضا کہ چُپ رہوں
وہ بار بار کہتے ہیں مانگ اور سوال کر

وہ آگئے تو ایسے لگا جیسے خواب ہے
اَے میرے خواب تو بھی تو ایسا کمال کر

اب تو ضیاعِ وقت کی مہلت نہیں رہی
سُورج کی بات چھوڑ شفق کا خیال کر

یہ شعلہ و شرر ہی کی آماجگاہ ہے
تُو تیرگی کو دیکھ ذرا سا اُجال کر

تُو نے تو آپ مانگی ہیں اُن سے تمازتیں
شبنم نہیں ملی تو نہ اس کا ملال کر

تم سے نسیم دل کی نہ حسرت نکل سکی
اور ہم کو دیکھ پھینک دیا دل نکال کر

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

خلفاء انتہائی طور پر دلیر ہونگے اور خوف و ہراس اُن کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا وہ جو کچھ کریں گے خدا کی رضا کیلئے کرینگے کسی انسان سے ڈر کر اُن سے کوئی فعل صادر نہیں ہوگا۔

یہ علامت بھی خلفاء راشدین میں بتمام و کمال پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو اس وقت سارا عرب مرتد ہوگیا۔ صرف دو جگہ نماز باجماعت ہوتی تھی۔ باقی تمام مقامات میں فتنہ اٹھ کھڑا ہوا اور سوائے مکہ اور مدینہ اور ایک چھوٹے سے قصبہ کے تمام ملک نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا تھا کہ ....

تو ان کے مالوں سے صدقہ لے۔ کسی اور کو یہ اختیار نہیں کہ ہم سے زکوٰۃ وصول کرے غرض سارا عرب مرتد ہوگیا اور وہ لڑائی کے لئے چل پڑا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گو اسلام کمزور تھا مگر لوگ متفرق طور پر حملہ کرتے تھے۔ کبھی ایک گروہ نے حملہ کر دیا اور کبھی دوسرے نے۔ جب غزوہ احزاب کے موقعہ پر کفار کے لشکر نے اجتماعی رنگ میں مسلمانوں پر حملہ کیا تو اسوقت تک اسلام ایک حد تک طاقت پکڑ چکا تھا گو ابھی اتنی زیادہ طاقت حاصل نہیں ہوئی تھی کہ آئندہ کے لئے کسی حملہ کا ڈر ہی نہ رہتا۔ اس کے بعد جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ فتح کرنے کے لئے گئے تو اس وقت عرب کے بعض قبائل بھی آپ کی مدد کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے تدریجی طور پر دشمنوں میں جوش پیدا کیا تاکہ وہ اتنا زور نہ پکڑ لیں کہ سب ملک پر چھا جائیں۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یکدم تمام عرب مرتد ہوگیا۔ صرف مکہ اور مدینہ اور ایک اور چھوٹا سا قصبہ رہ گئے۔ باقی سب مقامات کے لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اور وہ لشکر لیکر مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ بعض جگہ تو اُن کے پاس ایک ایک لاکھ کا بھی لشکر تھا مگر ادھر صرف دس ہزار کا ایک لشکر تھا اور وہ بھی شام کو جا رہا تھا۔ اور یہ وہ لشکر تھا جسے اپنی وفات کے قریب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رومی علاقہ پر حملہ کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ اور اسامہ رضؓ کو اس کا افسر مقرر کیا تھا۔ باقی جو لوگ تھے وہ یا تو کمزور اور بڈھے تھے اور یا پھر گنتی کے چند نوجوان تھے۔ یہ حالات دیکھ کر صحابہؓ نے سوچا کہ اگر ایسی بغاوت کے وقت اسامہؓ کا لشکر بھی روانہ ہوگیا تو مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں ہوسکے گا۔ چنانچہ اکابر صحابہؓ کا ایک وفد جن میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی شامل تھے اور جو شجاعت اور دلیری میں مشہور تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ کچھ عرصہ کیلئے اس لشکر کو روک لیا جائے۔ جب بغاوت فرو ہو جائے تو پھر بیشک اُسے بھجوا دیا جائے۔ مگر اب اس کا بھجوانا خطرہ سے خالی نہیں مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں اور دشمن کا لشکر ہماری طرف بڑھتا چلا آرہا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہایت غصّہ کی حالت میں فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو قحافہ کا بیٹا سب سے پہلا یہ کام کرے کہ جس لشکر کو روانہ کرنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اُسے روک لے۔ میں اس لشکر کو کسی صورت میں روک نہیں سکتا اگر تمام عرب باغی ہوگیا ہے تو بیشک ہو جائے اور اگر مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں تو بے شک نہ رہے۔ خدا کی قسم اگر دشمن کی فوج مدینہ میں گھس آئے اور ہمارے سامنے مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں اس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا۔ جس کو روانہ کرنے کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر تم دشمن کی فوجوں سے ڈرتے ہو تو بے شک میرا ساتھ چھوڑ دو۔ میں اکیلا تمام دشمنوں کا مقابلہ کروں گا۔ یہ ....
..... کی صداقت کا کتنا بڑا ثبوت ہے

دوسرا سوال زکوٰۃ کا تھا۔ صحابہؓ نے نے عرض کیا کہ اگر آپ لشکر نہیں روک سکتے تو صرف اتنا کر لیجئے کہ ان لوگوں سے عارضی صلح کر لیں اور انہیں کہہ دیں کہ اس سال تم سے زکوٰۃ نہیں لیں گے۔ اس دوران میں ان کا جوش ٹھنڈا ہو جائے گا۔ اور تفرقہ کے مٹنے کی کوئی صورت پیدا ہو جائیگی۔ موجودہ صورت میں جب کہ وہ جوش سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور جب کہ وہ لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں اُن سے زکوٰۃ وصول کرنا مناسب نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ لوگ اُونٹ کا گھٹنا باندھنے والی ایک رسی بھی زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے اور اب نہیں دیں گے تو میں اس وقت تک اُن سے جنگ جاری رکھوں گا جب تک وہ رسی بھی اُن سے وصول نہ کر لوں۔ اس پر صحابہؓ نے کہا اگر جیشِ اسامہؓ بھی چلا گیا۔ اور ان لوگوں سے عارضی صلح بھی نہ کی گئی تو پھر دشمن کا کون مقابلہ کرے گا۔ مدینہ میں تو بڈھے اور کمزور لوگ یا چند نوجوان ہیں وہ بھلا لاکھوں کا کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے دوستو! اگر تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو ابوبکرؓ اکیلا ان کا مقابلہ کرنے کیلئے نکل کھڑا ہوگا۔ یہ دعویٰ اس شخص کا ہے جسے فنونِ جنگ سے کچھ زیادہ واقفیت نہ تھی اور جس کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ دل کا کمزور ہے۔ پھر یہ جرأت۔ یہ دلیری یہ یقین اور یہ وثوق آپ میں کہاں سے آیا؟ اسی وجہ سے آیا کہ آپ نے یہ سمجھ لیا تھا کہ میں خلافت کے مقام پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوں اور مجھ پر ہی تمام کاموں کی ذمہ داری ہے۔ پس میرا فرض ہے کہ میں مقابلہ کیلئے تیار ہو جاؤں۔ کامیابی دینا یا نہ دینا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے اگر وہ کامیابی دینا چاہیگا تو آپ دے دیگا اگر نہیں دینا چاہے گا تو سارے لشکر مل کر بھی کامیاب نہیں کر سکتے۔

اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یہ جرأت دیکھو کہ اُنہوں نے اپنے عہدِ خلافت میں دنیا کی دو زبردست حکومتوں یعنی قیصر و کسریٰ سے بیک وقت جنگ شروع کر دی۔ حالانکہ اس زمانہ میں صرف قیصر کا مقابلہ کرنا بھی ایسا ہی تھا جیسے آج کل افغانستان کی حکومت امریکہ یا انگلستان سے لڑائی شروع کر دے مگر باوجود اتنی زبردست حکومت کے ساتھ جنگ جاری ہونے کے جب حضرت ابوبکرؓ کے سامنے یہ سوال پیش ہوا کہ کسریٰ کی فوجوں نے مسلمانوں کے مقابلہ میں سرگرمی دکھانی شروع کر دی ہے اور ان کے بہت سے علاقے جو مسلمانوں کے قبضہ میں تھے اُن میں بغاوت اور سرکشی کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں تو آپ نے حکم دیا کہ فوراً ایران پر حملہ کر دو۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں دو زبردست حکومتوں سے کس طرح مقابلہ ہوگا۔ مگر آپ فرماتے ہیں۔ کچھ پرواہ نہیں جاؤ اور مقابلہ کرو۔ مسلمان چونکہ اس وقت رومی حکومت سے جنگ کرنے میں مشغول تھے اس لئے ایران پر مسلمانوں کا یہ حملہ اس قدر دور از قیاس تھا کہ ایران کے بادشاہ کو جب یہ خبریں پہنچیں کہ مسلمان فوجیں بڑھتی چلی آرہی ہیں تو اُس نے ان خبروں کو کوئی اہمیت نہ دی اور کہا کہ لوگ خواہ مخواہ جھوٹی افواہیں اڑا رہے ہیں۔ مسلمان ایسی حالت میں جب کہ وہ پہلے ہی ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہیں ایران پر حملہ کرنے کا خیال بھی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک تو ایرانیوں کی شکست کی بڑی وجہ یہی ہوئی کہ دارالخلافہ سے مسلمانوں کے مقابلہ میں کوئی فوج نہیں آئی۔ اور بادشاہ خیال کرتا رہا کہ لوگ جھوٹی خبریں اڑا رہے ہیں۔ مگر جب کثرت اور تواتر کے ساتھ اسے اس قسم کی خبریں پہنچیں تو اُس نے اپنا ایک جرنیل بھیجا اور اُسے حکم دیا کہ میرے پاس صحیح حالات کی رپورٹ کرو۔ چنانچہ اُس نے جب رپورٹ کی کہ مسلمان واقعہ میں حملہ کر رہے ہیں اور وہ بہت سے حصوں پر قابض بھی ہو چکے ہیں تب اُس نے ان کے مقابلہ کیلئے فوج بھیجی۔ اس سے تم اندازہ لگالو کہ مسلمانوں کا اس لڑائی میں کودنا بظاہر کتنا خطرناک تھا جبکہ اسکے ساتھ ہی وہ رومی لشکر کا بھی مقابلہ کر رہے تھے۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خدا تعالےٰ نے مقام خلافت پر کھڑا کرنے کے بعد جو قوت بخشی تھی اس کے آگے ان چیزوں کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ اُنہوں نے یہ نہیں سوچا کہ اتنے مسلمان کہاں سے آئیں گے جو ایرانی لشکر کا مقابلہ کر سکیں۔ اُنہوں نے یہ نہیں سوچا کہ اتنا سامان اور اسلحہ کہاں سے آئے گا جو ایرانی فوجوں کے سامان اور اسلحہ کے مقابلہ میں کام آسکے۔ اُنہوں نے ایرانیوں کی سرکشی کی خبر سنتے ہی فوراً اپنے سپاہیوں کو اس آگ میں کود جانے کا حکم دے دیا اور کسریٰ سے بھی جنگ شروع کر دی۔ اسکے بعد جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو وہی عمرؓ جو ابوبکرؓ کو یہ مشورہ دیتے تھے کہ اتنے بڑے لشکر کا ہم کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں وہ بہت ہیں اور ہم تھوڑے ہیں جیشِ اسامہؓ کو روک لیا جائے تاکہ وہ ہماری مدد کر سکے۔ اُن میں بھی وہی توکل آ

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

گوربا چوف / بش چوٹی کانفرنس

گزشتہ دنوں امریکہ کے صدر جارج بش اور سوویت یونین کے صدر میخائل گوربا چوف میں چوٹی کانفرنس ہوئی۔ اس دوران دیگر اجلاسوں کے علاوہ کچھ اجلاس کیمپ ڈیوڈ میں ہوئے۔ کیمپ ڈیوڈ وہی جگہ ہے جہاں مصر کے سابق صدر انور سادات کے ساتھ ایسے معاہدے ہوئے تھے جن کے ذریعے مصر اور اسرائیل کے تعلقات خاصی حد تک بہتر ہوگئے تھے۔

اب جارج بش اور صدر میخائل گوربا چوف کی اس چوٹی کانفرنس کے نتیجہ میں دونوں نے سات معاہدات پر دستخط کئے ہیں اور دو معاہدات جن کا تعلق اسلحہ کے کنٹرول سے ہے کے متن پر انیشیل (INITIAL) کئے ہیں یعنی ان کی پوری کیفیت بعد میں زیر بحث آئے گی اور اس بحث کے بعد ان پر دستخط کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک معاہدہ تجارت کے متعلق ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ دونوں ملک آپس کی تجارت کو فروغ دینے کے انتظامات کریں گے۔ اور ایک دوسرے کے ملک میں تجارتی یا صنعتی ادارے کھولیں گے۔ اس معاہدے میں تجارت یا صنعت پر پابندیاں لگانے اور منڈیوں تک پہنچنے وغیرہ کے امور شامل ہیں کہتے ہیں کہ یہ معاہدہ سوویت یونین کے لئے زیادہ مفید نہیں ثابت ہوسکتا لیکن امریکہ اس سے خاصا فائدہ اٹھا سکے گا جہاں تک خورونوش کی اشیاء کے معاہدے کا تعلق ہے اس میں موجودہ معاہدے میں نئی شقیں داخل کرکے اسے نیا رنگ دے دیا ہے۔ ماسکو امریکہ سے دس ملین میٹرک ٹن مکئی گندم اور سویابین سے بنائی جانے والی اشیاء خریدے گا سیاست دانوں کا خیال ہے کہ یہ دونوں معاہدے ایسے ہیں جو دنیا کو حیران کردیں گے۔

ان کے علاوہ ایک معاہدہ کیمیاوی ہتھیاروں سے تعلق رکھتا ہے اور دونوں ممالک کو اس بات کا مکلف بناتا ہے کہ وہ موجودہ تعداد میں جو اسلحہ تیار کیا جاتا ہے اس سے نصف تعداد تیار کریں اور اپنے موجودہ سٹاک کو ۸۰ فیصد کم کریں اور ۲۰۰۲ء تک اسے پانچ ہزار ٹن تک لے آئیں بلکہ اس سے بھی زیادہ کمی کی جانی چاہیے۔ جوہری اسلحہ کے ٹسٹ کرنے کے متعلق اس بات پر معاہدہ ہوا ہے کہ دونوں ممالک کو پوری طرح آگاہی ہونی چاہیے تاکہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں اپنے حاصل کردہ نتائج کی توثیق کرسکیں کہ جوہری اسلحے کس طرح ٹسٹ کئے گئے ہیں۔ آہستہ آہستہ جوہری اسلحے کو بالکل ختم کردینا مقصود ہے پہلے جو معاہدے ہوچکے ہیں وہ تھرشولڈ ٹسٹ بین ٹریٹی (THRESHOLD TEST BAN TREATY) اور پیسفل نیوکلیر ایکسپلوزن ٹریٹی (PEACEFUL NUCLEAR EXPLOSION TREATY) کہلاتے ہیں۔ ان کے مطابق نیوکلیر دھماکے ۱۵۰ کلوٹن تک کئے جاسکتے ہیں۔ دونوں ممالک نے ایک دوسرے کو یہ اختیار بھی دیا ہے کہ وہ دھماکے کی شدت کو ناپ سکیں اور یہ بھی دیکھیں کہ دھماکے کے ایریا کے باہر اس کا کتنا اثر پہنچا ہے جہاں تک ایٹمی توانائی کا تعلق ہے ۱۹۷۴ء میں جو تعاون کی کارروائی شروع کی گئی تھی اسے اب مزید بڑھادیا گیا ہے دونوں ممالک کو ۱۹۸۶ء کے چرنوبل دھماکے سے سبق لینے کی تلقین کی گئی ہے۔ ایسی تحقیقاتی سکیمیں جاری کی جائیں گی جن کا صحت اور ماحولیات پر اثر کا اندازہ لگایا جاسکے ایک معاہدے کے ذریعے یہ بھی کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک کی یونیورسٹیوں کے طلباء ایک دوسرے کے ملک میں دورے کریں اور ایک دوسرے سے مختلف امور میں آگاہی حاصل کریں ۱۹۹۵ء تک دونوں ممالک کے ۱۵۰۰ طلباء ایک دوسرے کے ملک میں جاسکیں گے۔

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ امریکہ کے ۷۵۰ اور سوویت یونین کے ۲۵۰ طالب علم ایک دوسرے کے ملک میں جاسکتے ہیں۔ دیگر اہم اشیاء کی کمی کے بارہ میں بھی معاہدے پر دستخط کئے گئے ہیں اور اس کے ذریعے بعض گزشتہ ایام میں کئے گئے معاہدات کو تکمیل کی صورت دی گئی ہے۔ اس کے بعد ایسی چوٹی کانفرنسیں ہوتی رہیں گی تاکہ مزید ضروری امور کو بھی معاہدات میں لاکر حالات کو بہتر سے بہتر بنایا جاسکے۔ دونوں سربراہان مملکت کے علاوہ ان کے وزرائے خارجہ اور دوسرے اعلیٰ حکام نے بھی کئی معاہدات پر دستخط کئے۔

ان کا تعلق زیادہ تر شہری ہوا بازی بحری تحقیقات اور بحری حمل و نقل سے تھا۔

سوویت یونین اور پاکستان

سوویت یونین کے پاکستان میں متعین سفیر مسٹر "وکٹور پی یاکونین" نے کہا ہے کہ ان کے ملک کا یہ فیصلہ اور تہیہ ہے کہ دنیا میں کسی جگہ پر بھی ہو لوگوں کو حق خود ارادیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات میں ہم کشمیر کو بھی شامل سمجھتے ہیں۔ سفیر موصوف نے مزید کہا کہ ہم اس بات کے حق میں ہیں کہ جنگ کی بجائے گفت وشنید سے معاملات حل کئے جائیں۔ آپ پاک سوویٹ سفارتی تعلقات کی ۴۲ ویں سالگرہ پر ایک اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ یہ تقریب پاک سوویٹ دوستی کی تنظیم نے منعقد کی تھی۔ اس موقع پر مسز ایلس فیض نے تقریب کی صدارت کی۔ سفیر موصوف نے کہا کہ وہ یعنی ان کا ملک تمام لوگوں کے حق خود ارادیت کو اصولی طور پر تسلیم کرتا ہے۔ اور ہمارا ملک اسلحہ کے ساتھ ایک دوسرے کی مخالفت کرنے کے خلاف ہے۔ اور ہماری یہ خواہش ہے کہ تمام جھگڑے گفت وشنید کے ذریعے نپٹائے جائیں۔ وزیر موصوف نے وزرائے خارجہ بھارت و پاکستان کی ملاقات کو سراہا اور اس امید کا اظہار کیا کہ اس ملاقات سے دونوں ملکوں کے آپس کے اختلافات کم ہوجائیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر موصوف نے کہا کہ وہ اس خیال کی حمایت کرتے ہیں کہ یو۔ ایس۔ ایس۔ آر۔ کی ایشین ریپبلکس ایک تجارتی خطہ قائم کرلیں جس میں ایران، افغانستان اور پاکستان بھی شامل ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کو عملی جامہ پہنانے سے ان ممالک کے آپس میں تعلقات مزید مضبوط اور مستحکم ہوجائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو سال میں پاکستان کے قریب کے ممالک سے تعلقات بہتر ہوئے ہیں۔ سوویٹ یونین نے پاکستان میں جمہوریت کے احیاء کو خوش آمدید کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ سفارتی تاریخ کے گزشتہ ۴۲ سال میں سوویٹ وزیر خارجہ نے پاکستان کا پہلا دورہ کیا ہے اور نہایت مثبت طریق پر پاکستان اور سوویٹ یونین کے درمیان گفت وشنید ہوئی ہے۔ مسٹر یاکونین نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ گزشتہ چار دہاکوں میں پاکستان اور سوویٹ یونین کے تعلقات مختلف سطحوں پر رہے ہیں۔ یعنی کبھی بہت اچھے، کبھی صرف تعاون کے اور کبھی شائد اس سے بھی کم۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک ہمارے آپس کے تجارتی تعلقات کا سوال ہے۔ یہ دونوں کے فائدے کے اصول پر منحصر تھے۔ بلوچستان میں میرانی ڈیم کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ سوویٹ یونین پاکستان میں مزید ایسی پراجیکٹس پر کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ جہاں تک تجارتی معاہدات کا تعلق ہے۔ روس نے ہمیشہ اس کی پاسداری کی ہے۔ مسٹر یاکونین نے یہ بھی بتایا کہ سوویٹ یونین نے جو پاکستان کی ترقی کے میدان میں مدد کی ہے وہ ایک ارب ڈالر سے بھی زیادہ کی ہے۔

نیشنل پریس ٹرسٹ

بتایا گیا ہے کہ نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات یعنی پاکستان ٹائمز، مارننگ نیوز، مشرق اور امروز اور ان کے تمام ایڈیشن جو ان کے مراکز کے علاوہ دوسرے مقامات سے شائع ہوتے ہیں نجی سیکٹر میں دے دئے جائیں گے یا کم از کم ان کے معتدبہ حصے نجی سیکٹر کو دئے جارہے ہیں۔ اور یہ عمل ماہ رواں کے اختتام پر مکمل ہوجائے گا۔ اس کام کے لئے جو سپیشل سیکرٹری مقرر کئے گئے ہیں انہوں نے گزشتہ روز اخبارات میں اشتہارات کے ذریعے ۱۰ جون تک ان لوگوں سے درخواستیں مانگی ہیں جو لوگ ان کے حصص خریدنے میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ نیشنل پریس ٹرسٹ کے چیئرمین نے کہا ہے کہ تمام سابق کارکن جن کو ابھی تک ان کے بقایا جات نہیں مل سکے وہ جملہ کاغذات کے ہمراہ اپنی درخواستیں ۱۰ جون تک ان کے دفتر میں پہنچادیں۔ سیکرٹری نے اس بات کی بھی دعوت دی ہے کہ جو لوگ نیشنل پریس ٹرسٹ کی کوئی برانچ حاصل کرنا چاہیں وہ درخواستیں دیں۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر کوئی بہتر تجاویز پیش کی جاسکیں تو وہ بھی سپیشل سیکرٹری کو پہنچائی جائیں۔ حکومت کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات کا نقصان اس وقت تک (جبکہ ۱۹۸۷ء ـ ۸۸ء کے مالی سال کے اختتام تک) ۱۰۷،۳۹ ملین روپے بنتا ہے۔ پی۔ پی۔ ایل۔ یعنی پروگریسو پیپرز لمیٹڈ کا نقصان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸٫۱۱ ملین اور مشرق پرائیویٹ لمیٹڈ کا نقصان ۳۶٫۵۹ ملین اور نیشنل نیوز پبلیکیشن لمیٹڈ کا نقصان ۴۲٫۶۹ ملین روپے ہے۔ نومبر ۱۹۸۸ء تک پراویڈنٹ کی جو رقم خرچ کی جا چکی تھی وہ ۶۶۵ ملین روپے کے برابر تھی اور اس رقم کے خرچ کرنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ اس کے بغیر پرچے جاری نہیں رکھے جا سکتے تھے۔ نیشنل پریس ٹرسٹ کی مجموعی رقم جو اس نے قرض کے طور پر ادا کرنی ہے وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء تک ۱۷۸ ملین روپے تھی۔

حکومت کی اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مارننگ نیوز کراچی کو مارننگ نیوز ڈھاکہ سے مدد مل رہی تھی۔ (اس وقت تک جب کہ بنگلہ دیش مشرقی پاکستان تھا)۔ امروز کو پاکستان ٹائمز مدد دے رہا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ امروز نے آغاز ہی سے اپنے اخراجات پورے نہیں کئے۔ جہاں تک اشاعت کا تعلق ہے۔ نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات انتہائی طور پر کم تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ پاکستان ٹائمز اور امروز کے تمام ایڈیشنوں کی اشاعت ۳۴،۶۱۵ تھی جب کہ مشرق کے تمام ایڈیشنوں کی تعداد ۴۰۱۲۶ اور مارننگ نیوز کی ۴۱۱۱۔ آزاد اخبارات مثلاً مسلم، نیشن اور بزنس ریکارڈ کے کارکنوں کی تعداد بالترتیب ۱۷۶، ۱۴۳ اور ۱۳۷ تھی۔ پاکستان ٹائمز لاہور کے کارکنوں کی تعداد ۴۵۶، پاکستان ٹائمز اسلام آباد کے کارکنوں کی تعداد ۲۰۲، امروز لاہور ۲۷۹، امروز ملتان کے ۱۸۲، مشرق لاہور کے ۲۷۸، مشرق پشاور کے ۱۲۳، اور مشرق کوئٹہ کے ۱۷، مشرق کراچی کے ۱۷۸، اور مارننگ نیوز کراچی کے ۱۸۵ کارکن ہیں۔

آڈٹ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جہاں تک کارکنوں کی تنخواہوں کا تعلق ہے پی۔ پی۔ ایل ۵۲٫۳۵ ملین، ایم۔ پی۔ ایل۔ ۳۳٫۲۹ ملین اور ایم۔ پی۔ پی۔ ایل۔ ۷٫۲۸ ملین۔ مجموعی رقم ۹۲٫۹۲ ملین بنتی ہے۔

سگریٹ نوشی
دوسروں کا دیا ہوا دھواں

لطیف صاحب کراچی سے کسی کام آئے ہوئے تھے انہیں خیال آیا کہ اپنے پرانے دوست عزیز سے بھی ملتے چلیں چنانچہ وہ ان کے گھر گئے دستک دی اور عزیز صاحب نے باہر نکل کر جب ان کا استقبال کیا تو دونوں ایک دوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے کچھ دیر تک دونوں بیٹھک میں بیٹھے باتیں کرتے رہے۔ پھر لطیف صاحب جنہیں سگریٹ نوشی کی عادت تھی کہنے لگے بھائی برا نہ مانیں تو میں سگریٹ سلگا لوں۔ عزیز صاحب کہنے لگے ضرور ضرور بے شک میں سگریٹ نہیں پیتا مگر مجھے آپ کے سگریٹ پینے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے آپ بڑے شوق سے سگریٹ پئیں اور اس طرح کچھ دیر تک لطیف صاحب سگریٹ پیتے رہے اور آپس میں باتیں بھی ہوتی رہیں۔ پھر دروازے پر دستک ہوئی تو دیکھا کہ ایک اور دوست جو ڈاکٹر بھی ہیں تشریف لائے ہیں۔ وہ بھی اندر آ گئے اور تینوں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ عزیز صاحب نے اپنے دوست لطیف صاحب کا ڈاکٹر صاحب سے تعارف کروایا۔

ڈاکٹر صاحب کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد کہنے لگے عزیز صاحب آپ کو ایک بات بتاؤں۔ کہیے کیا بات ہے۔ کہنے لگے کہ آپ کو شائد اس بات کا نہ پتہ چلا ہو کہ اب جو سگریٹ نوشی پر تحقیق ہو رہی ہے اس کے ضمن میں یہ بات بڑی واضح طور پر سامنے آئی ہے کہ ایک تو سگریٹ نوشی ہے اور ایک (PASSIVE) پیسِو سگریٹ نوشی ہے۔ مجھے اس وقت PASSIVE کا ترجمہ کم از کم سگریٹ نوشی کے سلسلے میں نہیں آ رہا۔ اس لئے میں اسے PASSIVE سگریٹ نوشی ہی کہہ رہا ہوں آپ کو معلوم ہو تو آپ بتا دیجئے۔ عزیز صاحب کہنے لگے ویسے تو میں PASSIVE کے معنے جانتا ہوں۔ لیکن سگریٹ نوشی کے سلسلے میں PASSIVE کا جو تعلق ہے اس کا مجھے کوئی علم نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ اگر کمرے میں کوئی شخص سگریٹ پی رہا ہو تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ دوسرے لوگ بھی سگریٹ پی رہے ہیں۔ کیونکہ آخر جس کمرے میں ہم بیٹھے ہیں اس کی فضا اور ہوا میں ہی تو سانس لے رہے ہیں۔ اور جو شخص سگریٹ پی رہا ہے وہ دھواں تو اسی فضا اور ہوا میں چھوڑے گا۔ جہاں ہم بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ کچھ دھواں تو اس کے اندر چلا گیا لیکن اس سے بہت زیادہ سگریٹ پینے والے نے ہوا میں یا اس فضا میں حل کر دیا جس میں ہم سب سانس لے رہے ہیں۔ اور سانس کے ذریعے وہ دھواں دوسرے لوگوں کے بھی اندر پہنچ گیا۔ اس طرح وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو سگریٹ پیتے تو نہیں لیکن سگریٹ پینے والوں کے پاس بیٹھتے ہیں وہ بھی ایک رنگ میں سگریٹ ہی پی رہے ہوتے ہیں۔ بے شک ان کے منہ میں سگریٹ تو نہیں ہوتی لیکن جو دھواں ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے اس میں سانس لینے کی وجہ سے وہ دھواں ان کے اندر بھی جاتا ہے اور ان کے پھیپھڑوں کو بھی اسی طرح متاثر کرتا ہے جس طرح سگریٹ پینے والے کے پھیپھڑے متاثر ہوتے ہیں۔

یہ بات سنی تو لطیف صاحب نے اپنی سگریٹ بجھا دی اور کہنے لگے میں تو خیر سگریٹ کا عادی ہوں لیکن آپ لوگ جو سگریٹ کے عادی نہیں ہیں آپ کو میں کیوں اس مشکل میں مبتلا کروں کہ آپ کے پھیپھڑوں میں بھی میرا چھوڑا ہوا دھواں جائے۔ سب اس بات پر ہنسے بھی اور خوش بھی ہوئے۔ اور لطیف صاحب سے بڑی گرمجوشی کے ساتھ ہاتھ ملایا اور کہا کہ یہ ہوئی نا بات۔

بغداد چوٹی کانفرنس

بغداد میں عرب سربراہان مملکت کی جو کانفرنس ۲۸ مئی کو شروع ہوئی تھی اور مقررہ وقت کے مطابق ۲۹ مئی کو ختم ہونی تھی اسے ایک روز کی توسیع دے کر ۳۰ تاریخ کو ختم کیا گیا۔ اس کانفرنس میں عرب لیگ کے ۲۱ اراکین میں سے ۱۹ نے شرکت کی دو غیر حاضر رہے اور اس ۱۹ شرکت کرنے والے اراکین میں سے بھی بعض سربراہ مملکت نہیں تھے۔ ۵ سربراہان مملکت یعنی شام، لبنان، الجیریا، مراکش اور اومان کے سربراہان نے اس کانفرنس میں حصہ نہیں لیا۔ کانفرنس میں گفت و شنید کے بعد جو بیان تیار کیا گیا اس کی تیاری میں بھی کچھ مشکلات پیش آئیں اور ان مشکلات ہی کی وجہ سے اس کانفرنس میں ایک دن کی توسیع کرنی پڑی۔ بعض اراکین کا خیال تھا کہ ریزولیوشن کے الفاظ میں امریکہ کے خلاف خاصی سختی کا اظہار ہونا چاہیے۔ اگرچہ ایسا تو نہ ہو سکا لیکن یہ ضرور کہا گیا کہ امریکہ تشدد اور دہشت گردی کا ذمہ دار ہے اور اس بات کا مطالبہ کیا گیا کہ عالمی طور پر سوویت یونین سے آنے والے یہودیوں کے متعلق یقین دہانی کرائی جائے کہ انہیں عرب حصوں میں نہیں بسایا جائے گا۔ اس بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکہ اسرائیل کو مالی اور فوجی امداد بہم پہنچاتا ہے اور اسی طرح سیاسی معاونت بھی کرتا ہے۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جن کی وجہ سے اسرائیل اپنے لئے عالمی فیصلوں کی پابندی لازم نہیں سمجھتا۔

عراقی سرکاری نیوز ایجنسی نے بتایا کے اس ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ بنیادی طور پر تشدد اور دہشت گردی اور توسیع پسندی جو اسرائیل کی خصوصیات بن گئی ہیں کا ذمہ دار امریکہ ہے۔ سوویت یونین سے آنے والے اسرائیلیوں کو عرب ممالک کیلئے ایک خطرہ بیان کیا گیا ہے اور اسی لئے ان کے اسرائیل میں بسائے جانے کیلئے عالمی نگرانی کی ضرورت ہے۔

یہ کانفرنس تنظیم آزادی فلسطین کے ایماء پر بلائی گئی تھی جس کا کہنا ہے کہ اس سال سوویت یونین سے ۲½ لاکھ یہودی اسرائیل آئیں گے۔ کانفرنس نے اس بات کا اصرار سے مطالبہ کیا کہ اس بات کی عالمی برادری خود نگرانی کرے کہ یہ یہودی غازہ پٹی اور مغربی کنارے اور یروشلم میں نہ بسائے جائیں۔ زیادہ تر عالمی برادری کی نگرانی پر زور دیا گیا اور کہا گیا ہے کہ جو فیصلے یہاں کئے گئے ہیں۔ ان کے لاگو کرنے کے لئے بھی عالمی برادری کی توجہ کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں عرب ممالک اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں پیش کرنے کیلئے ایک ریزولیوشن بھی تیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

شاہ حسین نے خاص طور پر اس خطرے کا اظہار کیا ہے کہ اگر ان لوگوں کو وہاں بسایا گیا تو عرب قومیت کے باشندوں کو وہاں سے نکل جانا پڑے گا۔

کانفرنس کے اختتام پر مصر کے صدر حسنی مبارک دمشق گئے اور وہاں انہوں نے شام کے صدر حافظ الاسد سے ملاقات کی ان کے ہمراہ ان کے وزیر خارجہ حافظ عبد المجید بھی تھے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ضروری سمجھا کہ کانفرنس کے جملہ امور اور اس کی فضا سے حافظ الاسد کو آگاہ کیا جائے۔

بعض عالمی سیاست دان اس بات پر حیران ہیں کہ اگر کانفرنس میں زیر بحث معاملات اتنے ہی اہم تھے تو عرب ممالک کے تمام سربراہ اس میں کیوں شریک نہ ہوئے ان کا خیال ہے کہ عرب اقوام کی سب سے بڑی کمزوری ان کے اتحاد کا فقدان ہے۔

اگر وہ سب کے سب مل کر کوئی بات پیش کریں تو یقیناً عالمی برادری اسے عرب قوم کا مسئلہ سمجھ کر زیر غور لائے گی لیکن عرب لیگ کے پانچ اراکین یعنی کل کا ۱/۴ کی عدم شرکت ان کی کمزوری پر دلالت کرتی ہے۔ بہرحال کانفرنس منعقد ہو چکی ہے۔ انہوں نے اپنا ریزولیوشن تیار کر لیا ہے اور امریکہ اور اقوام متحدہ کو اپنے خیالات سے آگاہ کر دیا ہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ڈاکٹر عبد السلام صاحب
مختصر سوانح حیات

عظیم قدوائی نے ڈاکٹر عبد السلام کی ایک مختصر سوانح حیات تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز ٹریسٹ اٹلی کے ذریعے شائع کروائی ہے۔ کتاب کا نام "دی گریٹس ان سائنس فرام دی تھرڈ ورلڈ" ہے۔ جس کا ترجمہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ تیسری دنیا میں سائنسی علوم رکھنے والے عظیم لوگ۔ قدوائی کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر سلام جنہیں نوبل انعام مل چکا ہے۔ وہ نہ صرف ذہنی طور پر بہت برتر انسان ہیں بلکہ محنت کے لحاظ سے بھی ۱۶ گھنٹے روزانہ کام کرتے ہیں اور یہی دو باتیں مل کر ان کے نوبل پرائز کے حصول کا باعث بنیں محنت کی عادت انہیں شروع ہی سے ہے اور اب بھی جبکہ ان پر بڑھاپے کے آثار نظر آ رہے ہیں وہ پہلے ہی کی طرح محنت کر رہے ہیں۔

عظیم قدوائی ڈاکٹر سلام کو اچھی طرح جانتے ہیں اور اس کے علاوہ انہوں نے ٹریسٹ میں ڈاکٹر سلام کے ساتھ کچھ عرصہ کام بھی کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تیسری دنیا میں بہت اچھے اچھے سائنس دان موجود ہیں لیکن انہیں نوجوانوں کے سامنے نہیں لایا جاتا۔ حالانکہ اگر ایسا کیا جائے تو بہت سے مزید نوجوان سائنس کی بلندیوں کو چھو سکتے ہیں۔

پروفیسر سلام کو اس بات کی شکایت ہے کہ اگرچہ ایوب خان کے زمانے سے انہوں نے یہ کوشش شروع کی تھی کہ پاکستان میں سائنس کے فروغ کے لئے اسی قسم کا ادارہ بنایا جانا چاہیے جیسا کہ انہوں نے ٹریسٹ میں بنایا ہے۔ لیکن کسی نے ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ اور اس طرح پاکستان کو ایسے ادارے سے محروم رکھا اور اٹلی نے فائدہ اٹھا کر اپنے ہاں ٹریسٹ میں نہ صرف یہ ادارہ قائم کروا لیا بلکہ اس کے فروغ کے لئے بھی بہت کام کیا۔ شائد بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ ٹریسٹ کے بجٹ کا ایک خاص حصہ اٹلی کی حکومت فراہم کرتی ہے۔

یہ مختصر سی سوانح حیات ان کتابوں میں سے پہلی کتاب ہے جو تیسری دنیا کے مختلف عظیم سائنس دانوں کی سوانح حیات پر اسی طرح عنقریب لکھی جائیں گی۔ اور جنہیں تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنسز شائع کرے گی۔ اس اکیڈیمی کا پوسٹل ایڈریس پی۔او۔ بکس ۵۸۶ ٹریسٹ اٹلی ہے۔

کتاب کا حجم ۲۷ صفحات ہے اور قیمت درج نہیں ہے۔ ایسی کتابیں جس قیمت پر بھی اور جہاں سے بھی ملیں سائنس کی طرف توجہ رکھنے والے نوجوانوں کو اور دیگر افراد کو جو محنت اور علم کی قدر دانی کا دم بھرتے ہیں لے کر پڑھنی چاہئیں اور خاص طور پر ہر لائبریری اور ریڈنگ روم میں موجود ہونی چاہئیں۔ تاکہ وہ نوجوان جو ان کتابوں کو خرید نہیں سکتے وہ بھی ان کا مطالعہ کر سکیں۔ لیکن اس سلسلے میں یہ کہنا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ نوجوانوں کو لائبریری سے استفادہ کرنے کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ لائبریریاں علم کا گھر ہیں اور ہر وہ شخص جو علم کا قدر دان ہے اسے چاہیئے کہ وہ لائبریری سے اپنا رابطہ قائم کرلے۔

(ا۔ر۔س)

بقیہ: صـ۳ سے آگے

گیا۔ اور انہوں نے بھی ایک ہی وقت میں قیصر و کسریٰ سے جنگ شروع کر دی اور آخر دونوں حکومتوں کا تختہ الٹ کر رکھ دیا۔ اسی جنگ کے نتیجہ میں جب ایران فتح ہوا اور کسریٰ کے خزائن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو مال غنیمت میں کسریٰ کا ایک رومال بھی آیا جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملا۔ ایک دن انہیں کھانسی اٹھی تو انہوں نے اپنی جیب میں سے کسریٰ شاہ ایران کا رومال نکال کر اس میں تھوک دیا اور پھر کہا بخ بخ ابوھریرۃ واہ واہ ابوہریرہ! تیری بھی کیا شان ہے کہ تو آج کسریٰ شاہ ایران کے رومال میں تھوک رہا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے یہ کیا الفاظ استعمال کئے ہیں۔ انہوں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض دفعہ مجھے اتنے فاقے ہوتے تھے کہ میں بھوک سے بیتاب ہو کر بے ہوش ہو جاتا اور لوگ یہ سمجھ کر کہ مجھے مرگی کا دورہ ہو گیا ہے میرے سر پر جوتیاں مارا کرتے مگر آج یہ حالت ہے کہ میں شاہی رومال میں تھوک رہا ہوں۔

لجنہ کالم

گزشتہ دنوں جب دہلی میں جلسہ کے موقعہ پر مخالفین نے شور مچایا اور پتھر پھینکے تو اس وقت سب عورتوں نے یہ شہادت دی کہ جس قدر غیر عورتیں جلسہ میں شامل تھیں وہ گھبرا کر بولنے لگ گئیں مگر قادیان کی عورتوں نے کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا اور وہ خاموش بیٹھی رہیں بلکہ جب غیر از جماعت عورتوں میں زیادہ گھبراہٹ پیدا ہو گئی تو قادیان کی احمدی عورتوں نے ان کے اردگرد حفاظت کے لئے حلقہ باندھ لیا اور اپنی بہادری کا ثبوت پیش کیا۔ یہ روح جس کا مظاہرہ احمدی عورتوں نے وہاں کیا باہر کی عورتوں میں نہیں تھی اسکی وجہ یہی ہے کہ یہاں کی عورتیں دین کی باتیں سنتی رہتی ہیں اور لجنہ کے ذریعے انہیں مختلف مواقع پر دینی کام کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ اور وہ سمجھتی ہیں کہ شور یا گھبراہٹ سے کام نہیں بنتا۔ بلکہ تنظیم سے کامیابی حاصل ہوا کرتی ہے چنانچہ انہوں نے تنظیم سے کام لیا اور کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن دوسری عورتوں کو چونکہ تنظیم کی عادت نہ تھی اس لئے جس طرح جاہل عورتیں مصیبت کے موقع پر گھبراہٹ سے کام لیتی ہیں۔ اور دانائی سے اس مصیبت کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتیں۔ اسی طرح انہوں نے گھبراہٹ کا اظہار شروع کر دیا۔ اگر کسی کے گھر میں چور آجائے تو محض گھبراہٹ کا اظہار کرنے سے کیا بنتا ہے۔ ہاں اگر ایسے رنگ میں اپنے آپ کو منظم کیا جائے کہ وہ چور پکڑا جائے تو یہ بات واقعہ میں قابل تعریف ہو سکتی ہے۔ یہ چیزیں ہیں جو عورتوں کی تربیت میں ممد ہو سکتی ہیں۔ باقی وعظ و نصیحت کی مجالس کے ذریعہ عورتوں کی خفیہ طاقتوں کو بیدار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

جب اس رنگ میں عورتوں کی تربیت ہو جائے تو ان کے متعلق یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ مردوں کے باہر جانے کے بعد وہ بچوں کی عمدگی سے نگرانی کریں گی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ تم میں سے ہر شخص راعی کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے اپنی اپنی رعیت کے بارے میں جس کا وہ نگران مقرر ہے سوال کیا جائے گا۔ کہ اسکی نگہداشت اور تربیت میں اس نے کہاں تک حصہ لیا اور کس حد تک اپنے فرائض کو ادا کیا۔ اگر خاوند اپنی بیویوں کو اس امر کا ذمہ دار قرار دیں کہ بچوں کے اخلاق اور ان کی تربیت اور نماز اور ان کے روزے اور ان کی اپنی تعلیم کی ذمہ داری ان پر ہے تو یہ لازمی بات ہے کہ عورتیں خود بھی ان باتوں کو سیکھیں گی اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں گی اور جب اس کام کی ذمہ داری عورت پر ڈال دی جائے گی تو لازماً اس امر پر بھی غور کرے گی کہ اخلاق کس طرح درست ہو سکتے ہیں۔ اور پھر ان ذرائع سے کام لے کر اپنے بچوں کی اصلاح کی کوشش کرے گی۔ جس طرح مدرّسوں کو تعلیمی ٹریننگ دی جاتی ہے اور بی اے یا ایم۔ اے کے بعد بی۔ ٹی بنایا جاتا ہے۔ جو درحقیقت ایک ذریعہ ہوتا ہے لڑکوں کو زیادہ اعلیٰ تعلیم دلانے کا اسی طرح اگر عورتوں کو بتایا جائے کہ وہ بچوں کی کس رنگ میں تربیت کر سکتی ہیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عورتیں زیادہ عمدگی سے اپنے فرائض کو ادا کر سکیں گی اور وہ اپنے کام کو دلچسپی اور شوق سے سرانجام دینے کی کوشش کریں گی۔ مگر عام طور پر مردوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ عورت کا ذمہ دارانہ کاموں میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ چنانچہ عورت ذرا بھی اپنی رائے کا اظہار کرے تو وہ سختی سے اسکو ڈانٹ دیتے ہیں اور کہتے ہیں تمہارا اس معاملے میں کیا واسطہ۔ اس طرح نہ صرف عورت کی دل شکنی ہوتی ہے بلکہ اسکی وہ قابلیتیں بھی مخفی رہتی ہیں۔ جن سے وہ نمایاں طور پر تربیت کا فرض سرانجام دے سکتی ہے۔ پس عورت کی تربیت کا بہترین ذریعہ علم اور اس کے اندر اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا ہے۔

(حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرماتا رہے) کی اس تقریر کا ایک حصہ جو حضور نے ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش لجنہ اماء اللہ کے جلسے میں فرمائی۔ اس تقریر کو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے مرتب فرمایا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

ڈاکٹر بشارت احمد بٹ

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ جو جناب ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان کی ہمشیرہ تھیں مورخہ ۸۵/۱۱/۲ بعمر تقریباً ۴۰ سال اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ نماز عصر کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی گئی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ (ربوہ) میں تدفین ہوئی۔

موصوفہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں، سب سے حسنِ سلوک، غرباء سے ہمدردی، عدل و احسان، پردہ اور صوم وصلوٰۃ کی سخت پابند، جوانی ہی سے تہجد پڑھنے کا شوق، جھوٹ اور منافقت سے سخت نفرت، متوکل، دعاگو، امین، نیک سیرت، ہردلعزیز، دینی غیرت کا مجسمہ، مستقل مزاج، انتہائی مخلص، خدمت خلق کا حد درجہ جذبہ، قرآن پاک کی باقاعدہ تلاوت کرنے اور دوسروں کو پڑھانے کا بہت شوق رکھتی تھیں۔ عورتوں کو ان کے گھر جاکر پڑھاتیں۔ نہایت سادہ زندگی بسر کرتیں۔ دنیا کی کسی چیز کی کبھی خواہش نہ تھی۔ سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ تمام خواتین دینی علوم سے واقف ہوں اور اعلیٰ کردار کی مالک ہوں۔ میں اکثر کہا کرتا تھا کہ تجھے خدا نے بطور ٹھیکیدار نی دنیا میں بھیجا ہوا ہے۔

اپنے علاقے میں خود لجنہ ۳ ممبرات سے قائم کی اور تقریباً دس سال صدارت کی۔ کئی کئی میل پیدل چلتیں اور احمدیوں کے گھروں کو تلاش کرتیں۔ چنانچہ تعداد ۶۰ سے ۶۵ تک لے گئیں۔ جب طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو صدارت سے ایک سال کی چھٹی لے لی۔ ان کا ایمان تھا کہ عہدہ ایک امانت ہے۔ جب میری بیماری کام میں روک بن رہی ہے تو کیوں نہ کسی اور کو موقعہ دیا جائے۔

میری اہلیہ کو حاجت مندوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کا بہت شوق تھا، مفت ٹیکے لوگوں کے گھروں میں جاکر لگاتیں۔ چنانچہ غیر از جماعت عورتیں اکثر گھر میں بھی آتی تھیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر انہیں دعوت الی اللہ کرنا شروع کر دیتیں۔ جب میں کہتا کہ وہ ٹیکہ لگوانے یا دوائی لینے آتی ہیں اور آپ دعوت الی اللہ شروع کر دیتی ہیں تو کہا کرتی تھیں کہ دوائی دینا یا ٹیکہ لگانا تو قومی خدمت ہے اور دعوت الی اللہ کرنا میرا دینی فریضہ ہے، اس سے میں نہیں رک سکتی خواہ وہ ٹیکہ لگوانے آئیں یا نہ آئیں۔

کثرت سے سچی خوابیں دیکھتیں جو اسی طرح پوری ہوتیں۔ بہت دانا اور عقلمند تھیں، اکثر عورتیں صرف مشورہ کے لئے آیا کرتی تھیں۔ میری ملازمت اور دیگر مسائل اور مشکلات میں نہایت اعلیٰ درجہ کے مشوروں سے نوازتیں۔

چندوں کی ادائیگی میں سب سے آگے رہتیں۔ اور چندہ ہمیشہ شرح کے ساتھ ادا کرتیں۔ انکم ٹیکس کی کٹوتی کے سوا باقی پوری تنخواہ پر چندہ ادا کیا کرتیں اور تنخواہ آتے ہی چندہ محصل کے گھر ارسال کرنے کی عادی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ ہم پورا چندہ ادا کرتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کبھی مالی تکلیف میں مبتلاء نہیں کیا اور برکت ڈالتا چلا جا رہا ہے۔

فقیر کی آواز کانوں میں پڑتے ہی بچوں کو پیسے دے کر دوڑاتیں تاکہ وہ خالی چلا نہ جائے۔ مرنے سے ایک ہفتہ قبل میں نے کہا کہ اب تو تُو نے فقیروں کا ریٹ بڑھا کر ایک روپیہ کر دیا ہے۔ اور تین چار فقیر روزانہ تمہارے پکے گاہک بن چکے ہیں۔ مسکرا کر کہا کہ ہاتھوں کا دیا ہوا ہی کام آتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ عورت کے تمام روپ اس پر صادق آتے تھے۔ اس کا وجود میرے لئے نہایت بابرکت تھا، میں اسے کہا کرتا تھا کہ تو میرا پیر صاحب ہے اور برکت بی بی کے نام سے پکارتا تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ یہ گھر اور میں تیری برکتوں سے چل رہے ہیں اے خدا مجھے ان برکات سے جو اس کی وجہ سے مل رہی تھیں محروم نہ کرنا۔ اے خدا تو اس کو اپنی رحمت اور بخشش کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت میں بلند مقام عطا کر۔

> جن ننھے احمدی بچوں نے اپنا چندہ سو فیصد ادا کر دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کی بہترین جزا عطا فرمائے اور مزید قربانیوں کی توفیق سے نوازے۔

آپ کا خط ملا

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں:

ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ

محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سابق مربی امریکہ کا حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے) پر نوٹ پڑھ کر مجھے بھی حضرت موصوف کے متعلق کچھ باتیں یاد آ گئیں۔ جو ان کی سلسلہ احمدیہ سے وابستگی اور آئمہ جماعت سے والہانہ عقیدت اور ان کے قائم کردہ نظام کو ہر جہت سے ملحوظ رکھنے کا بین ثبوت ہیں۔

حضرت چوہدری صاحب جب کبھی بیرونی ممالک کے سرکاری دوروں کے بعد ایک آدھ دن کیلئے ربوہ تشریف لاتے تو موقع ملنے پر جماعت کے تعلیمی اداروں سے بھی خطاب فرماتے۔ ایسے ہی ایک موقع پر سکول کے لئے میں نے بھی وقت لیا۔ حضرت چوہدری صاحب وقت کے خاص طور پر پابند تھے وقت مقرر ہو چکا ہو تو اس کی التزام سے پابندی فرماتے۔ لیکن ایک روز عجیب ماجرا ہوا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں۔ جملہ طلباء اور اساتذہ بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہے۔ سب نظریں اسی سمت گڑی رہیں جہاں سے انہوں نے تشریف لانا تھا۔ لیکن حضرت چوہدری صاحب (خلاف معمول) دو گھنٹے بعد پہنچے وہ شخص جس کی آمد مقررہ وقت سے ایک سیکنڈ بھی لیٹ نہ ہوئی تھی۔ آج خلاف توقع اتنا لیٹ کیوں آیا۔ یہ سوال ہر شخص کے دل و دماغ میں تھا۔ تقریر شروع ہوئی تو راز کھلا۔ فرمایا۔

میری حضور سے ملاقات تھی خیال تھا کہ جو وقت سکول کو دے چکا تھا۔ اس وقت تک ملاقات ختم ہو جائے گی۔ لیکن حضور از راہِ شفقت مختلف امور پر اظہار خیال فرماتے رہے۔ اور میں سنتا رہا۔ میں درمیان میں حضور کو کیسے بتلاتا کہ میں کسی اور جگہ وقت دے چکا ہوں۔ جونہی حضور نے فارغ فرمایا۔ میں یہاں پہنچ گیا ہوں۔

حضرت چوہدری صاحب سلسلہ کے مربیوں سے بہت ہی محبت بلکہ احترام سے پیش آتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ بیرونی ممالک میں مربیان حضور کے قائمقام ہوتے ہیں۔ امیر اور امامت کے اعتبار سے۔

میرے امریکہ کے قیام کے دوران ایک مرتبہ نیویارک کی جماعت نے حضرت چوہدری صاحب کو انگلستان سے تقریر کے لئے بلایا۔ اتفاق سے ان دنوں محترم مولانا مسعود احمد جہلمی صاحب مربی ایسٹ کوسٹ بیماری کی وجہ سے رخصت پر تھے۔ اگرچہ تھے نیویارک میں ہی۔ اور میں نیویارک میں تھا۔ حضرت چوہدری صاحب کا لیکچر ایک وسیع و عریض ہال میں ہوا۔ صدارت بحیثیت مربی خاکسار کے سپرد ہوئی۔ لیکچر انگریزی میں تھا۔ حاضرین نے پوری دلچسپی اور محویت کے عالم میں لیکچر سنا اور افراد جماعت محظوظ ہوئے۔ خاکسار کو تعارفی کلمات کو جن کو پہلے تیار کر چکا تھا اپنی انگریزی کے بھرم کو قائم رکھنے میں گنجائش مل گئی۔ لیکن آخر میں یہی کہہ سکا (کیونکہ خطاب جماعت سے تھا) کہ "........ ہم چوہدری صاحب کی توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کریں گے۔" فرمایا

"میری توقعات پر نہیں۔
اللہ تعالیٰ کی توقعات
کے مطابق!"۔

نیز فرمایا

جو کچھ کریں یا کرتے ہیں
مجھے خوش کرنے کے لئے
نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی
ذات کو!۔

حبوبِ مفیدِ اٹھرا

HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA

۲۰ گرام ۔/۱۵ روپے
۶۰ گرام ۔/۴۵ روپے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں. قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالے انہیں جزائے خیر عطا فرمائے.

۱- محترمہ حکمت عباس عودہ صاحبہ دار الرحمت شرقی ربوہ ... ــ ۱۰۰
۲- مکرم مبشر احمد صاحب گھمن موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ ... ــ ۱۰
۳- محترمہ صادقہ قمر صاحبہ بنت مکرم حکیم خورشید احمد صاحب ناصر آباد ربوہ ... ــ ۲۵
۴- محترمہ راضیہ عمر صاحبہ، عالیہ عمر صاحبہ گوجرانوالہ کینٹ ... ــ ۲۲۶
۵- محترمہ زکیہ عارف صاحبہ بیگم محمد نصیب عارف صاحب راولپنڈی ... ــ ۱۰۰
۶- مکرم عرفان احمد صاحب ولد عبد الشکور صاحب فرینکفورٹ جرمنی ... ــ ۱۰۰
۷- مکرم سعید احمد صاحب بٹ ٹاؤن شپ لاہور ... ــ ۲۰۰
۸- محترمہ رخشندہ ممتاز صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب تاثیر ... ــ ۲۰
۹- مکرم داؤد احمد صاحب بہاولپور ... ــ ۲۵
۱۰- مکرم ناصر احمد صاحب C/O ڈاکٹر مبارک احمد صاحب لیڈی ڈاکٹر بشریٰ صاحبہ ... ــ ۵۰
۱۱- ایم کاشف آٹو ملتان شہر ... ــ ۱۰۰
۱۲- مکرم سیٹھ رشید الدین صاحب گلگشت ملتان ... ــ ۲۵
۱۳- مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ملتان ... ــ ۱۰۰
۱۴- محترمہ بیگم عبد الحمید صاحب کھاد فیکٹری ملتان ... ــ ۲۵
۱۵- مکرم نعیم اللہ صاحب خانیوال ... ــ ۱۰۰
۱۶- فرزندان مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب ... ــ ۱۰۰
۱۷- مکرم شیخ لئیق احمد صاحب فیصل آباد ... ــ ۵۰
۱۸- مکرم مقصود احمد صاحب طاہر ڈسپنسری ریلوے روڈ سکرنڈ ضلع نوابشاہ ... ــ ۱۰
۱۹- محترمہ فرح ناز خان صاحبہ اہلیہ اعجاز احمد خان صاحب احمد نگر ... ــ ۱۰۰
۲۰- مکرمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال گوجرانوالہ ... ــ ۱۰۰
۲۱- مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ ... ــ ۱۰۰
۲۲- مکرم محمد افضل صاحب چیمہ دار الصدر شرقی ربوہ ... ــ ۱۰۰
۲۳- مکرم مرزا شریف احمد صاحب جیکب آباد سندھ ... ــ ۱۰۰
۲۴- محترمہ مس فرحت مظفر صاحبہ بذریعہ احمد حسین صاحب باجوہ ... ــ ۵۰
۲۵- مکرم عبد المنان صاحب بھٹہ بورے والا ضلع وہاڑی ... ــ ۵۰
۲۶- محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ ۱/۵ ریواز گارڈن لاہور ... ــ ۲۰
۲۷- مکرم صوبیدار نذیر احمد صاحب کھاریاں ضلع گجرات ... ــ ۳۰
۲۸- مکرم خالد محمود چیٹھہ صاحب C/O چوہدری نصیر احمد گھمن موسیٰ والا ... ــ ۱۰۰
۲۹- مکرم مبارک محمود صاحب الجمال اٹک صدر ... ــ ۱۰۰
۳۰- مکرم منظور احمد صاحب العمر ربوہ ... ــ ۱۰۰
۳۱- محترمہ صغریٰ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب باجوہ ربوہ ... ــ ۵۰
۳۲- محترمہ امتہ اللطیف سیال صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب منیر سیال ربوہ ... ــ ۱۰۰

آپ کی خدمت ــــ ہمارا نصب العین

رحمان بیکرز ربوہ فون نمبر ۳۳۰

احباب کی خدمت میں عمدہ مٹھائیوں کے بعد اب پیش کرتے ہیں۔ صبح کا ناشتہ

حلوہ پوری۔ چنے۔ عمدہ رس ملائی

شام کے وقت آئس کریم دستیاب ہے

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ

فون: گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

○ حالیہ بجٹ میں پولیسٹر اور ٹریکٹر کے ٹائروں پر جو ڈیوٹی عاید کی گئی ہے۔ اس پر نظر ثانی کیلئے سنٹرل بورڈ آف ریونیو پڑتال کر رہا ہے۔ وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ مسٹر احسان الحق پراچہ نے بجٹ کا اختتامی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے عام آدمی پر ٹیکسوں کا بوجھ کم کرنے کیلئے پوری کوشش کی ہے۔

○ آزاد جموں و کشمیر کی نئی منتخب قانون ساز اسمبلی کا افتتاحی اجلاس ہوا سابق اسمبلی کے سپیکر نے صدارت کی۔ ۳۸- اراکین نے حلف اٹھایا۔ ان میں سے ۲۴ نئے ہیں جبکہ ۱۴ دوبارہ منتخب ہوئے ہیں۔ دو نشستوں پر انتخاب نہ ہونے کی وجہ سے اجلاس ۲۵ جون تک ملتوی کر دیا گیا۔

○ سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ اگر مڈ ٹرم انتخابات نہ ہوئے تو ملک سنگین صورت حال سے دوچار ہو جائے گا۔

○ قائد حزب اختلاف نے حکومت کی طرف سے احتساب کرنے کیلئے سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل کمیشن کے قیام کی تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔

○ سندھ میں چار ہزار تین سو افراد تخریب کاری کے شبے میں گرفتار کئے جا چکے ہیں تاہم ایک رائے یہ ہے کہ اصل تخریب کار بچ نکلے ہیں اور مختلف مقامات پر روپوش ہیں۔

○ مون سون کی بارشیں جون کے آخری ہفتے میں شروع ہو جائیں گی موجودہ گرمی کی لہر ہفتہ بھر میں ختم ہو جائے گی۔ امسال ۲۵ فیصد بارشیں زیادہ ہونے کا امکان ہے۔

○ مرکز پنجاب مصالحتی کمیٹی کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے.

غیر ملکی خبریں

○ امریکی کانگرس کے ایک اہم پینل نے مزید ایک سال کے لئے پاکستان کو سمنگٹن ترمیم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اس ترمیم کا مقصد ایسے ملکوں کو امریکی امداد سے روکنا ہے جو تحفظات کی پابندی قبول کئے بغیر ایٹمی مواد اور ٹکنالوجی اپنے ملک میں درآمد کرتے ہیں۔ اس فیصلے کا اطلاق اپریل ۱۹۹۱ء سے ہوگا اس عرصے میں پاکستان کو ۵۷ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

○ روس نے مشرقی یورپ کے کئی ملکوں سے ۳۰ لاکھ کی فوج واپس بلا لی ہے۔ کئی ٹینک ڈویژن ختم کر دیئے گئے ہیں۔

○ تامل چھاپہ ماروں اور سری لنکا کی فوجوں کے درمیان چھ روزہ لڑائی میں ۳۰۰- افراد ہلاک ہو گئے۔ عارضی جنگ بندی پر اتفاق کر لیا گیا ہے۔

○ دار الحکومت میں باخبر سفارتی ذرائع کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ موجودہ صورت حال میں پاک بھارت مذاکرات کامیاب نہیں ہوں گے

○ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کشیدگی میں کمی کے لئے پاک بھارت مذاکرات جلد شروع ہو جائیں گے۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج۔ سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

گوجرانوالہ فون ۷۴۸۴۴ ۔ ربوہ فون ۹۰۶

قلعہ کالروالہ ۔ ملتان ۔ کراچی

پتہ